ثمینہ امین،
دانشجوی دکتری، دانشگاہ کشمیر

کشمیر کی فارسی تاریخ نویسی بحوالۂ پیر حسن شاہ کھویھامی

مقدمہ:

کشمیر اپنی بے پناہ قدرتی جوبصورتی کے ساتھ ساتھ علمی، ادبی، لسانی، معاشی اور ثقافتی اعتبار سے بھی بہت ہی خوبصورت اور ذرخیز مانا جاتا ہے۔ ہر دور میں یہاں کے مقامی اور مہاجر، علماء، ادباء، شعراء، مشائخین اور مؤرخین نے یہاں کی ادبی، ثقافتی، میراث کی آب یاری کی۔ فارسی ادب نے خاص طور سے فروغ پایا۔ ادبی اصناف میں تاریخ نویسی ایک اہم موضوع ہے جس پر تیموری خاندان کو سنہری حروف سے یاد کیا جاتا ہے۔ کشمیر میں سلطان شمس الدین نے (۷۴۲ھ.ق) شہمیری خاندان کی بنیاد ڈالی۔ سلطان زین العابدین (۸۲۳_۸۷۴ھ.ق) اس خاندان کے برسر آوردہ بادشاہ رہا ہے۔ انہوں نے پندرہ سال شھرخ مرزا کے ساتھ سمرقند میں گزارے ہیں اس وجہ سے ان کی ذاتی میلان فارسی زبان وادب ثقافت، تہذیب وتمدن اور صنف شعر کی طرف تھا۔ زین العابدین خود بھی شاعر تھے اور ان کا کلام کئی تذکروں میں موجود ہے انہوں نے اکاون سال کشمیر میں حکومت کی۔ امن وسلامتی، یکجہتی، برابری مساوات کے ساتھ ساتھ کشمیر میں فارسی زبان کو دربار میں سرکاری زبان کی حثیت دی۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا کتابخانہ اور دارالترجمہ جس کا نام دارالفنون تھا، کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے سنسکرت اور

Scanned with CamScanner

شاردا کی معروف مقامی دانشوروں اور فارسی زبان کے مقامی اور ماجر دانشوروں کی اشتراک سے ہزاروں سنسکرت اور شاردا کتابوں کا ترجمہ کروا کر پوری دنیا میں بجھوائے۔ اس وقت نہ صرف کشمیر بلکہ پورے ہندوستان میں سنسکرت صرف اونچی ذات کی برہمن ہی پڑھتے تھے۔ باقی ذاتوں کی ہندو حضرات اپنی سبھی کتابوں کے مطالعے سے محروم رہتے تھے۔ زین العابدین بہت ہی شفیق اور مہربان بادشاہ تھے۔ زین العابدین نے اس مسلے کا حل فارسی زبان وادب کے راستے سے نکالا اوران مذہبی کتابوں کو جن میں پران، گیتا، مہابھارت، وغیرہ کتابیں ہیں انکا ترجمہ کروا کے نچلی ذاتوں کے احباب میں بجھوایا۔ اوران تراجم سے پورے ہندوستان میں سبھی لوگ نہ صرف مذہبی کتابوں سے آشنا ہوئے بلکہ فارسی زبان وادب سے بھی رغبت پائی۔ جس سے اس زبان کو وسعت ملی اور پوری برصغیر میں پھیلی۔

تاریخ نویسی ایک ایسا فن ہے جس میں مسلمانوں نے خاصکر تیموریوں نے بہت نمایاں کارگردگی انجام دی ھے کشمیر میں بھی سلطان رنچن کے زمانے سے ھی تاریخ نویسی کا کام شروع ہوا تھا۔ مگر باضابطہ طور پر سلطان زین العابدین کے زمانے سے ہی درباری تاریخ اور مقامی، سیاسی، سماجی، اقتصادی، مذہبی، علمی وادبی تاریخ نویسی کا رواج عام ہوا ہے۔

کشمیر کی آخری فارسی تاریخ: تاریخ کشواڑ جو ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی ہے، تک ۲۴۵ تاریخیں لکھی گئی ہیں اسکے علاوہ ڈوگرہ عہد کے ایک بہت ہی برسرآوردہ مورخ پیر غلام حسن شاہ جن کی کتاب تاریخ حسن کشمیر کی تمام تاریخوں میں بہت ہی معتبر اور معروف تاریخی فن پارہ ہے۔

Scanned with CamScanner

احوال پیر حسن شاہ کھویھامی :-

پیر غلام حسن شاہ کھویھامی (۱۸۳۳ء) بمطابق (۱۲۴۹ھ) گامرو بانڈی پورہ میں پیدا ہوئے پیر غلام حسن شاہ کے والد حافظ غلام رسول شیوا خود ایک باکمال صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کے جید عالم تھے۔ حافظ غلام رسول نے (۱۲۲۸ھ) بمطابق (۱۸۷۱ء) رحلت پائی۔ انہوں نے اپنے کلام کو" مجموعہ شیوا" کے نام سے یادگار چھوڑا ہے۔ جو علمی، ادبی لحاظ سے قابل قدر کارنامہ ہے۔ ان کے جد جنکا نام گنیش کول دتا تری تھا کشمیر کے مایہ ناز صوفی بزرگ جناب شیخ حمزہ مخدوم کے دست پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور شیخ حمزہ مخدوم نے انہیں شیخ غازی نام رکھا۔

شیخ غازی کے بعد افضل اور شیخ یعقوب انکے نسل میں سے تھے۔ شیخ محمد افضل جو مغل دور میں کشمیر کی رشیوں میں شمار کیا جاتا ہے کو مغل حکمرانوں نے کافی حوصلہ افزائی کی۔ بطور جاگیر مال و دولت اور زمین کا حصّہ عطا کیا تھا۔ شیخ افضل زونی مر سرینگر میں مقیم تھے۔

شیخ فاضل اپنے عہد میں کشمیر کے بڑے عالم تھے- اور بلند رتبہ حاصل تھا۔ سکھ دور میں پیر غلام حسن شاہ کے کمبہ کو سیاہ دن دیکھنے پڑے تھے- کیونکہ ان کی جاگیر اس زمانے میں بند کی گی تھی- اور سختی کی وجہ سے ان کو گنہ کامرو بانڈی پورہ جانا پڑا تھا-

پیر غلام حسن شاہ نے تعلیم کا آغاز اپنے والد محترم سے ھی کی۔ فن شعر گوئی اور انشاء نویسی میں ممتاز تھے۔ اسکے علاوہ طب میں بھی کمال حاصل تھا۔ پیر غلام حسن شاہ نے جوانی میں بہت جگہوں کا دورہ کیا تھا اور عالموں، فاضلوں اور مشائخین سے ملات کیا کرتے تھے۔ تاشقند کی ایک سفر میں حسن شاہ کی ملات خواجہ محمد تاشقندی

Scanned with CamScan

سے ہوئی۔ جن کے اثر رسوخ سے وہ کافی متاثر ہوئے اور انہیں ایماء پر وہ سلسلہ نقشبندیہ، چشتی کے گرویدہ بن گئے تھے۔

پیر غلام حسن شاہ کھویہامی کو ملاقات اور تاریخ نویسی کی بدولت کشمر کے تقریباً تمام پرگنات کا دورہ کرنے کا موقعہ ملا تھا- پنجاب کے علاوہ پاکستان کے دوسرے علاقوں کا بھی سفر کیا اور اسی سفر میں راول پنڈی پاکستان میں ملا احمد کی "وقائع کشمیر" انہیں ملی- بقول پیر غلام حسن شاہ کچھ ہی عرصے بعد وہ کتاب کھوگئی تھی- پیر غلام شاہ کو کشمیر کے سیر کا موقعہ لارنس کی وجہ سے ملا تھا-جس کو وایس رائی نے بحثیت لینڈ سٹل منٹ کمشنر کشمیر بھیجا تھا- کشمیر کے ہر علاقے اور زمین کا دقیق معائینہ کیا- لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ لارنس نے اپنی کتاب "ویلی آف کشمیر" میں صرف دو جگہوں پر پیر غلام حسن شاہ کھویہامی کا نام لیا ہے-حسن شاہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کشمیری زبان سے میں جو کچھ بھی واقف ہوا ہوں حسن شاہ کی بدولت ہوا ہوں- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن شاہ فارسی، اردو، عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی پر بھی چیرہ دست تھے- حسن شاہ کھویہامی نے طنزیہ انداز میں سماجی برائیوں کے خلاف اپنا قلم اٹھایا- کیونکہ جب ڈوگرہ دور میں مہاراجہ رنبیر سنگھ کے زمانے میں کشمیر میں قحط سالی ہوئی تھی-تو یہاں کے حکمراں ظلم و جبر کے علاوہ لاپروائی میں مرتکب تھے۔ تو حسن شاہ نے وزیر اعظم شری پنون کے خلاف فارسی میں ایک شکایتی نظم لکھی- اور مہاراجہ کو بھیج دی-جس کی وجہ سے وزیر پنون کو برطرف کیا گیا اور کشمیر کو مصیبت سے نجات مل گئی-

پیر غلام حسن شاہ کشمیری زبان کا ایک مورخ اور شاعر ہونے کے علاوہ انشاء

Scanned with CamScan

پردازی میں بھی ممتاز تھے۔وزیر پنون کے بعد کشمیر کا وزیر اعظم آنند رام بنا تھا۔جس نے مورخ حسن شاہ کو "تاریخ کشمیر" لکھنے کی فرمائش کی تھی۔حسن شاہ نے "تاریخ کشمیر" کو تیس کتابوں کا مطالہ کر کے لکھا۔کیونکہ حسن شاہ روایتی انداز میں سنی سنائی کہانیوں کے برخلاف تھے۔اور تحقیقی ذہن کے مالک تھے۔

پیر غلام حسن شاہ ۸۲جمید الثانی ۱۳۱۶ھ میں وفات پا گئے۔اور میرہ بی کے مقبرے میں جو کھویھامہ گامرو میں واقعہ ہے سپرد خاک کئے گئے۔

تاریخ:۔

بلبل باغ اصفیا آمد و ساجد بزیست ۱

از پی سال وفات یافت حسن ب ؟شت گو ۲

(۱) ۱۲۴۹ھ)(۲) ۱۳۱۶ھ

آثار حسن شاہ کھویھامی:

حسن شاہ کے آثار میں سب سے زیادہ اہم "تاریخ حسن" ہے۔جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے قلمی نسخے خانقاہ معلیٰ سرینگر کی لائبریری اور اقبال لائبریری کشمیر یونیورسٹی میں موجود ہیں۔صاجبزادہ حسن شاہ جو ۱۹۵۴ء کی دوران محکمہ ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز کی دایریکٹر تھے نے تاریخ حسن کی نقل کاپی باضابطہ طور پر حاصل کی اور چھاپ دی۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں محکمہ کے ڈائرکٹ رشری پی این پتپ نے تاریخ حسن کا چوتھا حصّہ زیور طبع سے مزّین کیا اور اس حصّے کی کتابت کا کام غلام رسول بٹ صاحب نے انجام دیا۔۔اسکے علاوہ استاد محمد ابراہیم اور غلام رسول بٹ مذکور نے حصہ سوم کو بھی تدوین کیا اور شایع کیا گیا۔

Scanned with CamScanner

پہلی جلد:

تاریخ حسن کی پہلی جلد جو کشمیر کی جغرافیائی حالات پر مشتمل ہے، کو مصنف نے حمد خداوند اور نعت سرور کائنات کی مدح سرائی سے آغاز کیا ہے۔ اھل بیت اور آئمہ موصومین کی عقیدت واحترام میں بھی لب گشائی کی ہے۔

بہ این چنین پر عیش در روز حشر
الٰھی حسن را بکن بعث و نشر

اسکے بعد موّلف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس کتاب کو تالیف کرنے کی فرمائش حکمانے کی تھی۔ بحرف خودش " بہ مقتضای الحاج وابرام بعضی عظمائی نامی وجمعی از اصدقای گرامی کہ دراذعان فرمان ایشان عدولی کردن عین فضولی بوددر تنسیم وترمیم این رسالہ اتفاق انتساق افتاد‘‘۔

اسکے بعد موّلف خود اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے۔ کہ اس کتاب کو جو ایک اہم اور مستند تاریخی حثیت رکھتی ہی کو ترتیب دینے میں تیس کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑا ہے۔

اسکے بعد ان تیس کتابون میں موجود کمی پیشی کو دور کر کی اپنی کتاب کو مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب ہر کشمیری کے لئے اپنی ثقافتی وراثت کی متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے بہت سودمند اور کارآمد کتاب ہے اور اچھی خاصی ضخیم بھی ہے۔

دوسری جلد:

تاریخ حسن کی دوسری جلد کشمیر کی سیاسی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں موّلف نے کشمیر کے ابتدائی سیاسی حالات سی لیکر ۱۸۸۵ھ تک کے حالات بیان کئے

Scanned with CamScan

ہے۔ کتاب کو مؤلف نے تاریخی لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔ آغاز میں مقدمہ لکھا ہے جس میں اسلامی اور غیر اسلامی نقط ونظرات کو پیش کیا گیا ہے اور یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مذاہب کا آغاز، دنیا کا آغاز، سیاسی حکومتوں کا آغاز کب اور کیسے ہوا۔ چند احادیث کے علاوہ آیات قرانی کا ترجمہ اور اقوال اکابران کا بھی سہارا لیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مؤلف نے پندرہ اورنگون میں منقسم کر کے حکمرانوں کی حالات اور انکی جنگون کا حال بیان کیا ہے۔

کتاب کی ابتدائی صفحات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کتاب کو ترتیب دینے میں مؤلف نے کشمیر کے کئی تواریخ کا مطالعہ کیا ہے جن میں الاکلیل، ناسخ التواریخ، معیار الاخبار، وقائع کشمیر، رتنا کر پران، ترجمہ راجہ ھای تواریخ کشمیر، خاص طور پر اہم تصور کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کو مولف نے ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں پایہ تکمیل کو پہنچایا اور اختتامیہ میں یوں لکھا ہے۔

پی سال اتمامش ای نیک خو

خرد گفت تاریخ کامل بگو

پی نزھت خاطر دوستان

نھادم من این ارمغان در جہان

اگر فرصتم باشد از چرخ دون

نگارش کنم جلد ثالث کنون (۱)۱۳۰۲

اس کتاب کا طرز نگارش سہل آسان اور رواں ہے کہیں کہیں فصیح و بلیغ انداز کے علاوہ مقفع و مسجع طرز میں رقمطرازی کی ہے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ کئی جگھوں پر تحقیقی انداز کو

Scanned with CamScanner

اختیار کیا ہے اور حقیقت کو سامنے رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تیسری جلد:

تاریخ حسن کا تیسرا حصّہ جو تزکرہ اولیای کشمیر کے نام سے مشہور ہے اور اسرار الاخیار کی نام سے موسوم ہے ۱۳۰۵ھ میں مکمل ہو چکا ہے....

دل گفت بجان اختتامش

" اسرار الاخیار " سال ونامش

اس جلد کو بھی حسن شاہ کھویہامی نے حمد خداوند سے شروع کیا ہے اور ابتداء میں بطور تمہید اولیاؤں کی صحبت میں رہنے کی فضیلت اور حقیقت کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اولیای کشمیر میں سب سے پہلے سید شرف الدین ملقب بہ بلبل شاہ کا ذکر کیا ہے اور انکے احوال کو پوری متانت کے ساتھ بیان کیا ہے اسکے بعد دوسری صوفی بزرگوں کا حال بیان کیا ہے میر سید علی ہمدانی معروف علی ثانی کی خدمات کو بھی یاد کیا ہے اور انکی ابتدائی زندگی کے احوال کو بھی کرامتی پیرایہ میں بیان کیا ہے اسکے بعد سادات، فضلا اور ریشیان کشمیر کے احوال بیان کئے ہیں اور پوری کتاب کو پانچ خمیس میں بیان کیا ہے۔ خمیس اول میں سادات عالی درجات کا ذکر ہے خمیس دوم کشمیر کی ریشیوں سے متعلق ہے خمیس سوم مشایخ اور صلحای ربانی کی حالات میں ہے خمیس پنجم میں مجذوب اولیاؤں کے حالات اور کوائف بیان کئے ہیں۔ اسکے بعد خاتمہ لکھا گیا ہے جس میں کشمیر میں موجود اشیای متبرکہ اور اوزار محترمہ کی حقیقت مع تاریخ بیان کی گئی ہے۔ جو تبرکات جناب رسالتمآب سے اس دیار میں پہنچے اور حضرت بل کی علاوہ

Scanned with CamScanner

کلاش پورہ، اندرواره صورہ اور ڈانگر پورہ میں موجود ہیں کی تاریخ آورد بھی لکھی ہے
اسکے بعد متفرقہ تبرکات جو خانقاہ معلیٰ نرواره، زین علی ڈار، نرپرستان، خانیار، عالی کدل
اور خواجہ معین الدین نقشبندی کے آستان می شاہ نیاز نقشبندی اور اسلام آباد میں موجود
ہیں کے بارے میں بھی مفصل جانکاری پیش کی ہے۔کل ملا کر بارہ سو اسّی اولیاؤں کا
ذکر کیا گیا ہے اور عارفوں کی تاریخ وفات بھی اکثر لکھی گئی ہے اور حروف ابجد کی مطابق
تاریخ نکالی گئی ہے۔

چوتھی جلد:

حسن شاہ کھویھامی نے تاریخ حسن کا چوتھا حصّہ یعنی تزکرہ شعراء کشمیر کے
فارسی شاعروں کے بارے میں لکھا ہے اس نسخے میں ایک سو اٹھارہ شاعروں کا ذکر مع
نمونہ کلام کیا گیا ہے۔ جلد کی ابتداء قلم کی مدح سرائی سے کی گئی ہے قلم سے گزارش کی
گئی ہے کہ اے قلم تم نے فقرا کا حصّہ مکمل کیا اور اب شاعروں کا حصّہ شروع کر دے۔
شاعروں کے موزون طبیعت کی بھی مدح سرائی کی گئی ہے کہا گیا ہیکہ شاعر شعر کو خدا
کے نور اور ہدایت سے تخلیق کرتا ہے اگر دنیا میں سخنوری کا فن نہیں ہوتا تو چھپی رازوں
کا عیاں نہیں کیا جاسکتا تھا اسکے علاوہ نفس کو شھوانی خصایص کا دلدادہ اور سخندانی کو
روح کو فرحت پہچانی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اس نسخہ کا آغاز شاعر میر علی سے کیا گیا ہے
جو حسین شاہ چک کی زمانے میں کشمیر آیا اور یہیں مدفون ہوا تھا تاریخی لحاظ سے
شاعروں کا انتخاب کیا گیا اور حاجی مختار شاہ عشائی کا ذکر آخری شاعر کی بطور نسخے کا
اختتام کیا ہے اسکی علاوہ مولف خود یہ کہتا ہے کہ میں نے عروض، قوانی، بحور، ترصیع،
تلمیع کا علم نہیں پڑھا بلکہ یہ سب دلچسپی کا ثمرہ ہے اور خدا کی رضامندی بھی اسی میں

ہے۔

بحکم ازل ہر کس سر نہاد
ازل را نظر بر دلم اوفتاد
بہ ترتیب این نامہ پرداختم
گرامی گہر ھا تبہ ساختم

اس کتاب کو تالیف کرنے کے دوران حسن کھویہامی نے مختصراً شاعروں کی حالات بیان کئے ہیں۔ حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ لفظوں کا تکرار نہ ہو اور اکثر جگہوں پر مترادف الفاظ استعمال کئے ہیں اور کشمیری الفاظ بھی استعمال کئے ہیں چونکہ حسن شاہ کھویہامی خود ایک شاعر تھے۔ کئی جگہوں پر مقفع اور مسجع نثر لکھی گئی ہے۔ چند سطور ملاحظ ہو۔۔

"چون لالہ با جام مدام بزم آرای اہل کرام وشوق افزای ارباب نام"

"چون جان محمد قدسی را اکبر شاہ بزرسنجید و وی نہایت رنجید و بغیرت بر خود پیچید"

اس کتاب کا سبک کافی سہل، آسان اور سادہ ہے۔ فارسی سے بلد شاگرد انکی تصانف سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حسن شاہ سادہ، روان اور فصیح عبارت لکھنے پر قادر ہے۔

Scanned with CamScanner

کتابات:

۱۔کھویامی، پیرحسن شاہ، تاریخ حسن، تذکرہ شعراء کشمیر، مترجم، اُستاد شبیر احمد بٹ، ناشر، شیخ محمد عثمان اینڈ سنز سرینگر۲۰۱۲ء

۲۔ فوق محمّد الدّین، تاریخ بدشاہی، ناشر گلشن پبلشرز، سرینا گر

۳۔ سرور، دکتر غلام، تاریخ زبان فارسی، چاپ کراچی ۱۹۶۰م

۴۔ مسعودی، دکتر م۔م افغان دور میں کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ، (اُردو) پایان نامہ دکتری ۱۹۸۷م

۵۔ طاہری، پیرزادہ عبدالخالق، تاریخ بزرگان کشمیر، ناشر گلشن پبلشرز، سرینا گر

☆☆☆

Scanned with CamScanner